

فیضانِ آراء
پاکستان

ماہنامہ

ہفت روزہ

جلد ۱۰ نمبر ۱۰۰۰ تاریخ ۱۰/۱۰/۲۰۰۹ء

عزمِ تشدد کی راہ ہی بہتر ہے ابنِ انس حبیب الرحمن لدھیانوی

مکتبہ انیس الاثر سے

۱۰۰۰ روپے میں ۱۰۰۰ روپے میں ۱۰۰۰ روپے میں

رمضان المبارک کے بعد ہم کو کیا کرنا چاہیے!

زیر ادارت

ایڈیٹر مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی



وزارت صحت و تندرستی

پیشہ ورانہ صلاحیتیں

- 1. طبی اور طبیاتی صلاحیتیں
- 2. طبیاتی صلاحیتیں
- 3. طبیاتی صلاحیتیں
- 4. طبیاتی صلاحیتیں
- 5. طبیاتی صلاحیتیں
- 6. طبیاتی صلاحیتیں
- 7. طبیاتی صلاحیتیں
- 8. طبیاتی صلاحیتیں
- 9. طبیاتی صلاحیتیں
- 10. طبیاتی صلاحیتیں
- 11. طبیاتی صلاحیتیں
- 12. طبیاتی صلاحیتیں
- 13. طبیاتی صلاحیتیں
- 14. طبیاتی صلاحیتیں
- 15. طبیاتی صلاحیتیں
- 16. طبیاتی صلاحیتیں
- 17. طبیاتی صلاحیتیں
- 18. طبیاتی صلاحیتیں
- 19. طبیاتی صلاحیتیں
- 20. طبیاتی صلاحیتیں

پیشہ ورانہ صلاحیتیں

پیشہ ورانہ صلاحیتیں



پیشہ ورانہ صلاحیتیں

پیشہ ورانہ صلاحیتیں

پیشہ ورانہ صلاحیتیں

پیشہ ورانہ صلاحیتیں

کلمۃ السہیب

(پوسٹ)

مہم تحفہ کی راہ میں سفر ہے

پیشوا لالو لالو لالو

الحمد لله

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

گزشتہ چند ماہ سے "ایمان" مہم کے کارساز کے عنوان "تحفہ السہیب" میں مل اور میں
 اور میں حالات پر راقم کی تحریرات پر کارمیں نے پتہ یہ کی کا اظہار کیا۔ غلطی، اسی میں اور میں حالات کے
 اور میں حالات کی تحریرات کی رگڑیں کے ساتھ ساتھ میں تحریرات کی طرف سے اس بات پر اصرار کیا
 ہوا ہے کہ اگر یہ خوب ہوتا ہے مگر اس کا عمل نہیں کیا جاتا۔ ہمارے مقصد کارمیں کا ہم پر اس بات کا
 شہدہ دہا ہے کہ اس کا عمل بھی کیا جائے۔

مجھ پر ہونا کارساز اور ساتھ ساتھ اس کا عمل کیا جاسکتا ہے۔ اس پر جو ہے یہ سے ہمارے اس قسم کے
 اور میں بھی ہونے کے لئے۔ دوسری بات یہ کہ مگر کچھ عمل کیا جائے تو اس پر عمل کون کرتا ہے۔ یا اگر کوئی
 عمل کرنا چاہے تو اس کو کرنے کوئی دیتا ہے۔ ہر ایک کا بیٹھ دھڑکتا ہے۔ بیٹھ دوہن ہے۔ اگر کسی کے
 حوائج کے خلاف بات ہو جائے تو دوا تو دوا دشت گردی دشت گردوں کا عادی قریب ہوا جاتا ہے۔ یا
 دوسری طرف کے لوگ مرے مارے پر آجاتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ہم اپنے آپ میں ہم کے مطابق
 لوگوں کے اصرار پر کچھ گندہ دشت گردی کرتے ہیں۔ یہ گندہ دشت گردی مگر اس کا عمل نہیں کرتے
 اور میں کوئی راستہ شروع کیا جاسکتا ہے۔ اس معاملے میں تاریخ اسلام اور تحریکات اسلام میں سے
 اسلاف کے دیگر طریقہ عمل کو سامنے رکھ کر کچھ عرض کیا جائے گا۔

اس وقت دنیا ایک جنگ کی حالت ہے جس میں شکاری ہاتھوں میں ہتھیار لیے ہوئے ہیں۔ یہ جنگ شکاری
 - لالہ ہوتی ہے کہ جب شکار کے پاس اپنے دھنک کی حالت میں ہوگی تو یا پھر ہوا رہا ہے یا پھر وہ کسی
 غار یا اونٹ میں پناہ لینے پر مجبور ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جنگ کے کچھ جانور بھی اس وقت شکاری
 کا ساتھ دے رہے ہیں۔ صرف اس لیے کہ شاید شکاری میں چ رہ کر سے۔ حالانکہ شکاری باقی شکاریوں
 کو قتل کر کے پھر وہی تجربہ و مہارت شکاری کے تجربے سے لے گا۔

دب ہم دوسری طرف آتے ہیں تو ہمیں اس وقت کرنا کیا ہے؟ پہلی بات یہ کہ ہم مسلمان ہیں اور جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ مسلمانوں کے حقوق سے ہے۔ مسلمان ہی فرما رہے ہیں۔ اس سے پہلے ہمیں ہتھ پھل کریم کے فرماؤں کو دے کر کہنا ہے کہ فرمایا کہ ”مسلمان سب کی طرفی کو دیکھتے تو اسے ہاتھ سے روکے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اور اگر زبان سے لگی روکنے کی طاقت نہ ہو تو اسے زبانی کوئی نہ کہہ جائے، اور فرمایا کہ یہ زبان کی سب سے کمزور طاقت ہے۔“

ملا، اس بات پر اتفاق ہے کہ ہاتھ سے روکنے سے مراد حاکم وقت ہے، زبان سے روکنا ملا، کا کام ہے، اور اس پر عمل کرتے ہوئے اس کو نہ جھٹکا ہم کی دوسری بات ہے۔ ہم ہندوستان کی ترکیب، اسی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ اس میں سب سے زیادہ گرو اور ملا، کریم کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے زیادہ عظام بھی ملا، پر توڑے گئے۔ ملا، کریم نے حالات اور حالت کی بنا پر کہتے ہوئے فیصلے کیے۔

ہندوستان میں انگریز کی غلط دلی عزیمتوں میں شروع ہوئی سب اس نے پانی کی جنگ میں ٹو اب سران لہو کو گھست دلی۔ بعد پھر ہندوستان پر ہندوستان پر ملا، کا جوش ہو گیا۔ اور مسلمان ہندوستان انگریز کے حکیمانہ طور پر جوڑ گئے۔ اس میں یہ حضرات اور میر صادق کا کردار سب سے زیادہ ہے۔ اس بات کا سب سے زیادہ بوری ملا، کو ہوا، چنانچہ سب سے پہلے حریت پسند ملا، نے ہندوستان کی شری حیثیت کا تعین کیا، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے مغلستان میں ہندوستان کے درمیان ہونے کا فتویٰ دیا۔ اس وقت جہاد کی شکل نہ تھی، صرف لٹائی کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ سب سے سیرت ملا، نے اس کو نصرت کچھ کر پائی تیار کی شروع کی اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مغل جہاد کی تیار دلی۔ مگر اس وقت حکمت مغل کی بنیاد پر جہاد کے لیے دن عام نہیں کیا۔ صورت یہی فرضیت جہاد کا عام فتویٰ دیا گیا۔ ۱۸۵۷ء میں بالاکوٹ سے جہاد کا اعلان کر دیا حضرت سید احمد شہید اپنے ملاقاتی رائے دہلی (جہاد) سے بھی جہاد کا اعلان کر سکتے تھے مگر انہوں نے حکمت مغل سے کام لیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جن کو اپنے حالات سے فراوی قوت سے نہیں دیکھتی تھی، دوسری یہ کہ جن کا حالات ہندوستان کے وسط میں تھا۔ مغل حکومت کا وہ جنگ ایسے حالات سے لڑی جاتی ہے جو کہ سرحد پر واقع ہونا کہ پسا ہونے کی صورت میں دوسرے ملاقات میں باندھی جاسکے۔ سو یہ سرحد کا ملاقات ہی لیے منتخب کیا کہ وہ ہندوستان کی سرحد پر واقع

بھریں۔ دوسرے یہ کہ انگریز کی فوج کا ایک حصہ ان دنوں یسٹن کے راستے چینن جارجیا میں کی مارا
انگریز کے کام آگئی۔ جس کے نتیجے میں جنگ آزادی کا کام ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے ساتھ
اگرچہ کچھ بدسلوکی شامل تھی مگر وہ بحیثیت قوم اس جنگ میں شامل نہ تھے۔ چنانچہ انگریز کا سارا مناج
مسلمان قوم پر ہی مرکوز تھا۔ مسلمان علماء اس کے خلاف تھے۔ چنانچہ علماء کو دہلی کے قاضی تاجہ میں
پہنچایا گیا۔ ان کی گرفتاری کی خبر ملی۔ چنانچہ انہیں یسٹن کی گئیں۔ حکم کے پرچار تو نہ ہو سکے۔ کئی
علاء نے مسلمانوں کو روک روک کر دیکھا۔ ان کی طرف سے عام دعائی کا اعلان
کیا گیا تو یہ حضرات منظر عام پر آ گئے۔

یہاں سے آگے دیکھنا یہ ہے کہ اس کے بعد جنگ آزادی میں شریک لوگوں نے طرز عمل کیا
انتیاد کیا۔ ہر لوگ انگریز کے خلاف دوسرے پیادہ تھے جن لوگوں نے عدالت میں ہادی۔ اذیت طرز کار تہذیب
کر لیا۔ وہ طرز کار "نہم تہذیب" یعنی سیاست کا تھا۔ ان حضرات نے مساجد، مدرسے اور خانقاہوں کو
آؤ دکر ملے کا منہ دیا۔ اور اس پر کام شروع کر دیا۔ مگر یہ محض دھڑلے سے پہلے بھی یہ سچا یہ ہو نہیں
سکے ان میں تہذیب و تنظیم نہیں تھی۔ یہ صاحب طبع اور صاحب فہم لوگ تھے۔ انہوں نے طرز کار لیتا مگر وہ اس
کی شکل میں "نہم تہذیب" یعنی ہتھیار کے شہرہ عیانہ میں حضرت مولانا عبد القادر عیاضی کوئی
کے فرزندوں مولانا محمد، مولانا عبد العزیز، مولانا عبد الفتاح نے مدرسہ خدیوہ قائم کیا۔ اور مدرسہ اسلامی
شائع سہارنپور کی ایک سختی و دہشت میں ہمارے کے ایک درخت کے نیچے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس
میں سہارنپور شہر میں مظاہر اعلیٰ کے نام سے ایک مدرسہ کھولا گیا۔ اس طرح ناگھڑوں میں "حق
حق" کی آوازیں گونجنے لگیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تحریک آزادی کو بڑی دھم دیا گیا مگر یہ محض کارروائی
انتیاد کیا گیا۔ چونکہ یہ لوگ نہم تہذیب پر کام کر رہے تھے اس لیے انگریز ان کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا
سکتا تھا۔ اذیت انگریز نے اس تحریک کو کام کرنے کے لیے اپنی طرف سے بھی ایسے ہی محاذ
کھولے۔ مدرسے کے مقابلے میں سر سید احمد خان کے ذریعہ علی گڑھ یونیورسٹی کھولی۔ تاکہ اس یونیورسٹی
کے ذریعہ انگریز کے غلام پیدا کیے جاسکیں۔ چنانچہ اسلام کے تمام بڑے شہداء و اصولوں کو متنازع بنادیا
گئے۔ سر سید احمد خان نے نیچے کی مسئلہ ایجاد کیا۔ جس مسئلہ پر قادیان کو اپنی قتل کے مطابق
گھوم رہے تھے اپنی قتل کے مطابق میں فرشتوں۔ جنت و دوزخ۔ کائنات کعب کا قیام ہوا اور معرفت کا انکار
کر دیا۔ فکری آزادی کے کام پر محض گرویدہ کیے۔ جو کہ اسلام کے مختلف اصولوں کو متنازع بنانے پر
سارا زور لگاتے۔ اسی طرح فقہان و علماء اس کے خلاف کوشش کی۔ قادیانی کے پردے میں عیاضی کے

ایسا لوگوں کی منافقتیں بھی گھس رہا کہ لوگ من منافق ہیں سے متاثر ہو جائیں۔ تاکہ عقیدے کے چاروں
میں انکار حدیث اور سراسر حدیث کے جتنے پیدا کیے۔ یہاں تک کہ انگریزوں نے ایک نیا بھی پیدا کر
دیا تاکہ اسلام کی بنیاد پر عقیدہ و عقیم نہ ہو۔ گو کوشم کر دیا جائے نیز اس جھلی بہت کے ذریعہ اسلام کے
شعار اٹھا چھا و غیرہ کو منسوخ کر دیا۔ اور اس پر انگریزوں کی سرپرستی میں عمل بھی شروع کیا گیا۔

۱۹۰۷ء کے بعد انگریزوں نے ہندوستان میں ہنگامی اصلاحات کیں جن کی سب سے لوگوں کو
سیاسی سرگرمیوں میں شروع کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں ۱۹۰۷ء میں ”کانگریس“ کا انعقاد
کاگر میں ”کانگریس“ میں آئی۔ یہ تنظیم ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ تنظیم تھی۔ اس تنظیم کا بنیادی مقصد
پیدا کرنا تھا کہ ہندوؤں میں کی جائے تاکہ مشترک ہوں۔ اختلافاتی امور کو نہایت حل کر دے۔ یہ ایک ایسی
تنظیم تھی جس کی سب سے ہندوستان کے لوگوں کو ہنگامہ سانی ہو۔ اس تھی۔ چنانچہ اس میں مسلمان کثیر
اعداد میں شریک ہوا شروع ہو گئے۔ مسلمانوں کی یہ دلچسپی دیکھ کر انگریزوں اور اس کے ذریعہ انگریزوں
میں مسلمانوں کی شرکت کے خلاف ہو گئے۔ جس میں سر سید احمد خان ٹیٹل ٹیٹل تھے۔ انہوں نے اعلان
کر دیا کہ کانگریس میں شامل ہونا سنا ہوتا ہے۔ اور اس کے مقابلے میں خود ہی ایک تنظیم بنائی
دائی۔ یہ وہ دور تھا کہ ۱۹۰۷ء کی جنگ آزادی میں شرکت کرنے والے اور فریضہ جہاد کا لائق دینے
والے کو تو دیا ہے کوئی کر گئے تھے یا وہ ہندوستان سے ہجرت کر گئے تھے۔ ان حالات میں کسی ایسی
دور لائق کی ضرورت تھی تاکہ ۱۹۰۷ء کی جنگ آزادی میں نہ صرف شریک ہو چکا ہو بلکہ اس وقت کے
لائق فریضہ جہاد کے دینے میں شریک رہا ہو۔ وہی اس وقت کے حالات کی نگاہ سے لائق جاری
کر رہا۔ کانگریس کے وہ مسلمان تھے جن کی ”غیبی“ تنظیم تھی۔ اس سے اس کے لیے باقاعدہ دستور
کے لیے حیات (پناہ) ملنے لگی۔ کیونکہ ان کو معلوم ہوا تھا کہ ۱۹۰۷ء کی جنگ آزادی میں بھی نہ وہ ہیں اور
اندھیا نہ تھی تنظیم ہیں۔ ان لوگوں نے آ کر یہ متفقہ کیا کہ ”مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہونا چاہیے
یا نہیں؟“ چنانچہ علامہ حیات نے مسلمانوں کے لیے کانگریس میں شامل ہونے کے جواز کا لائق
دیا۔ علامہ حیات کا یہ لائق ایک سیاسی حکمت عملی تھی۔ جن کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کے عوام خصوصاً
مسلمان کسی نہ کسی طرح سے قومی احارے میں شریک ہو جائیں۔ سر سید احمد خان کی پارٹی نے اس
وقت ایک شرارت یہی کر دیکھ اختلاف اس ہدایت میں کہ ”کیونکہ عواموں نے ہندوؤں کے ساتھ
تعلقات رکھنے کو چاہا اور مسلمانوں کے ساتھ تعلقات نہ رکھنے کا لائق دیا ہے۔ اس کے متعلق کیا رائے
ہے؟“ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے پاس بھیجا کہ حضرت گنگوہی نے جواب میں لکھا کہ دینا لائق

دینے والی لوگ فاسق ہیں۔ سر سید اور اس کی پادشائی نے حضرت منگوئی کا یہ فتویٰ منتشر کر دیا۔ جس پر علماء
لہ حیات نے حضرت منگوئی سے روک دیا۔ جب حضرت منگوئی کو معلوم ہوا کہ کانگریس میں شمولیت
کے ہوا کا یہ فتویٰ ملایا، لہ حیات کی طرف سے ہے تو اس پر حضرت منگوئی نے نہ صرف اس فتوے کو واپس
لیا بلکہ ملایا لہ حیات سے تحریری فتوے بھی کی۔ یہ فتوے ۱۸۵۷ء کے پاس محفوظ ہے۔ اور بعد میں
اس فتوے پر ملایا دہ بند میں سے حضرت مولانا رشید احمد منگوئی ملایا دہ بلی کے سرخیل حضرت مولانا
رشتا خان دہ بلی کی سمیت تقریر کیا جی مولانا نے تصدیق و تصدیق کیے۔

نہویں صدی ہجری کے شروع میں بھی احمدی مائتہم تکفیر کی بنیاد پر انگریز کی حکومت
کے خلاف تحریکوں میں بہترین کی آئی۔ جس میں شاہجہان حضرت مولانا محمود الحسن دہ بلی کی تحریک
رائی شمی و مال سرفہرست ہے۔ مگر اس میں احمدی کی تحریک نے کام کیا اور یہ تحریک کام ہوئی۔ حضرت
شاہجہان نے پھر بھی انہیں مائتہم تکفیر کا راز دہن اختیار کرتے ہوئے (۱۸۵۷ء) میں جمعیۃ علماء ہند کی
بنیاد رکھ دی۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ چونکہ مسلمانوں کی ہاکامہ کوئی ایسی تنظیم تھی جس کی مدد سے
مسلمانوں کی ایک شناخت ہو سکے۔ کانگریس میں ہندو اور مسلمان دونوں شریک تھے مگر اس میں
ہندوؤں کی اکثریت کی مدد سے طاقتیں اس کو ہندوؤں کی جماعت کہتے تھے۔ دوسری طرف مسلم ایک تھی
جو کہ مسلمانوں کی نمائندہ ہونے کی وجہ سے دوسری جماعت کہلاتے تھے۔ دو انگریزوں کی نمائندہ تھی۔ اس میں نور
میں، نور مہدوی، اور ان کی کھادوں کی پھر مہدوی۔ دو مسلم طاقت کا نام ہستیاں کر کے اپنے مفادات و ممالک
تے اور انگریز کے پاؤں میں دھنکے دے رہے تھے۔ ان دونوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کی
بنیاد رکھی گئی۔ اس کا مقصد بھی نہ متکفیر کے ہر پار کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی آزادی تھا۔

۱۹۴۹ء میں لاہور میں "مجلس احمدیہ اسلام آباد" کے نام سے مسلمانوں کی ایک جماعت قائم
کی گئی۔ اس جماعت کی بنیاد انگریزوں کی مخالفت پر ہی نہیں بلکہ انگریز دشمنی پر تھی۔ اس جماعت میں ایک
سے زیادہ کر ایک خلیفہ موجود تھا۔ جس کا سرور مولانا صریب الرحمن لہ حیات تھے۔ دوسری شریعت حید و ممالک
ملک شاہ بخاری مولانا دودھ خان مولانا مظہر علی مظہر وغیرہ ایسے مالک خلیفہ تھے کہ ان لوگوں کی
تقریریں ہندوؤں کے مسلمانوں میں آگ کا تھی۔ جمعیۃ علماء ہند اور مجلس احمدیہ اسلام آباد کے قیام کا
بنیادی مقصد ہندوستان کی مکمل آزادی تھا۔ لیکن دوسری سیاسی جماعتوں بشمول "نظرین پبلیک کانگریس
اور مسلم ایک" دونوں کا اپنے مکمل آزادی میں قیام اس لیے جمعیۃ علماء ہند اور مجلس احمدیہ کو بہت جلد دوائی
مقبولیت حاصل ہوئی۔ ان دونوں جماعتوں نے انگریز دشمنی کے باوجود نہ متکفیر کی پالیسی اپنائی۔ یہ

فولک اسلام کے نام پر مسلم ایک کی طرح مگر بن کے وہ جس پر پکڑ نہیں کاتے تھے بلکہ ان لوگوں نے
 جلیوں کو اچھے تر کیوں سے بھر دیا۔ ان لوگوں نے ہمارے سرور کھائی جلیوں میں گئے اور سے تشدد
 وشت کیا مگر تشدد و سرکشی کی پالیسی نہیں اپنائی۔ مجلس احمد اسلام نے رئیس ملاح احمد و صاحب
 ارحمن لہ حیا لوفی کی زیر قیادت (۱۹۷۷ء) میں کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے حقوق کے لیے تحریک کشمیر
 پلاؤئی نیز تحریک کاروانیت کے نام میں بھی تھی۔ اس تحریک میں مجلس احمد نے پانچ ہزار سے زیادہ
 رشتہ دار جلیوں میں بھجوا دیے۔ یہ ایک عیسائی مارتھی کا رہا ہے کہ ہندوستان میں کسی بھی تحریک میں اتنی کثیر
 تعداد میں لوگ بھی گرفتار نہیں ہوئے۔ کراچی میں بھی جماعت بھی اتنی ہی نہ تھا۔ اس میں کسی
 تحریک میں اپنے رشتہ دار گرفتار نہ کر سکی۔ مجلس احمد اسلام کی اس تحریک میں ہرچیز سلام و ہند کا تعاون
 بھی شامل تھا۔ اتنی بھر پور تحریک کے باوجود وہی حضرات نے عدم تشدد کا دامن نہیں چھوڑا۔ ان لوگوں
 نے زیادوں کو تیار کیا اور یہ لکھا کہ اس کو تحفظ دیں اور وہاں ڈیڑھ لکھیں مگر ان لوگوں نے تشدد کا راستہ
 اختیار نہیں کیا۔ مگر یہ یہ حضرات مگر تشدد کا راستہ اختیار کر کے قتل جانتے لگتا ہوں۔

انگریز اور اس کے مسلمان اوروں کو سب مجلس احمد اسلام کی اس تحریک سے لڑا دست
چربی کا علم ہوا تو انہوں نے مجلس احمد اسلام کو چار کر لے کے نئے مسجد شہید گنگا لاہور کا شوق کھڑا کر
دیا۔ اس واسطے کہ سب کو علم تھا کہ مسجد شہید گنگا کی ہولناکیوں کی خبر مسلمانوں کی درخواست کے باوجود
مسکدوں کے حق میں فیصلہ دے چکی ہیں۔ مگر پھر بھی اس فتنہ کو کھڑا کر لے کا مقصد مجلس احمد کو پہلی میں
پنسا کر اسے تباہ کرنا تھا۔ گورنمنٹ اور مسلم لیگیوں کی کوششیں تھیں کہ مجلس احمد شکوہ نہ اتارتے۔ اس پر
مجلس احمد کے زعماء کو کھلا بھی کیا۔ مگر مجلس احمد کی تیار ہے ہر کہ فوگوں پر مشتمل تھی۔ اس کو معلوم
تھا کہ یہ مسجد کی بھی شکوہ نہ تفریک سے حاصل نہیں ہوگی۔ اور حالات یہ تیار ہے تھے کہ اگر مجلس احمد
اس تحریک میں نہیں آتی تو تباہ نہ جائے گی۔ جبکہ تحریک میں شامل ہونے کی وجہ سے کثیر تعداد میں مسلمان
مارے جائیں گے اور مسلمانوں کی طاقت کا سارا مٹ جائے گا۔ چنانچہ مجلس احمد
کے زعماء نے سوچا کہ ہم تحریک میں شمولیت نہ کر رہے ہیں بلکہ نہیں کرتے۔ وہوں صورتوں میں جاسی
تیارے جھانے پر کھڑی ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے تحریک میں آتے کی وجہ سے بے گناہ مسلمان
مارے جائیں گے۔ اس نئے فیصلہ نے ہم شہید گنگا کی ہولناکیوں کو بھلا کر بے گناہ مسلمانوں کا خون پیرانے
میں شامل نہیں ہوئے۔ اور دوسری طرف انگریز کے فیصلہ پر کچھ فوگوں نے اس وقت کے مارے
مسلمانوں کو بھڑکانا کر کے کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں پر کوئی پابندی نہ ہو۔ اور ہنگامہ

اس کے نتیجہ یہ نکلا کہ جو لوگ مسجد شہید گنج لینے کے پتہ میں سڑکوں میں مسلمانوں کا خون برساتے ہوئے تھے ان لوگوں کے ملک پاکستان میں مسجد شہید گنج سکھوں کے قبضہ میں ہے۔

غیر مختلف موقوفوں پر مجلس ادرارہ اور جمعیۃ علماء ہند کے مسلمانوں کی جان و مال کے حقوق کے لئے لائی پاکستان مسلم لیگ کی جماعت مسلم لیگ سے کئی وفد تھامان کے لئے فاتحہ پڑھا دیا۔
 "مقام سے بھی کہیں مکر مسلم لیگ کے خلاف، اس تھامان اور مقاموں کو کسی پشت اہل دین کی
 یہ سرف اور سرف یہ تھی مجلس ادرارہ اور جمعیۃ علماء ہند تحریک آزادی ہند کا سرکاری دستہ نہیں بلکہ مسلم لیگ
 تحریک کا اہل کے ہر اہل دین کا کام ہر اہل دین کے ہر اہل دین۔"

میر سے کہنے کا مجھ پر ہے کہ تمہیں اگر وہ اسلام کی حویلی ملا نہ ملے پھر چار تقریکیں پڑا لے دو۔
تینوں کا لئے اور طریقاً کھائے، شکر و درود است کرنے کے باوجود ہم شکر کی پالیسی کو ترک نہیں کیا۔
قیدہ منظر یہ کہ انگریز جن لوگوں کی قریبی دوستی کی وجہ سے ہندوستان چھوڑ کر پڑا گیا۔ جاتے
ہوئے برصغیر کو تقسیم کر گیا۔ ہندوستان میں تو انہی لوگوں کو حکومت دی جانے والی تھی۔ آزادی ملی
دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہندوستان میں بھارتیہ کی اکثریت تھی کہ جس نے "سوامی دھرم" کے ساتھ ہی
انگریز کو ہندو سے غلط نہیں تھا اس لیے نہ صرف ان کو مکمل آزادی دی بلکہ ان کی ہر کام میں مدد بھی
کی۔ جبکہ انگریز سب جاتے ہوئے پاکستان کی جانب اشارہ دی تھے کی وجہ سے ان کا تقریباً آزادی پر
برصغیر میں کافی حصہ رہا۔ ان لوگوں نے ہمیشہ انگریز سے سی - ماڈرن کی ۔ یہ بات واضح ہیں کہ
مسلم ایک نے آزادی کی جنگ نہیں لڑی، انہوں نے اپنے مفادات کو کسی نہ نظر رکھا۔ اسی لیے انہوں
نے آزادی نہیں بلکہ تقسیم کی جنگ لڑی۔

[illegible]

پائیں۔ ہمارے اس قانون میں اخذ کیا گیا جس کو ذکر ملک تیلوں میں جاری تھا۔ غریبوں کو یہاں قائم کی گئی جس کے خلاف آزادی کے متروکوں سے آواز اٹھائی۔ یہاں تک کہ انہیں لوگوں کو یہاں حکمرانی دی گئی جن کو یہاں پاکستان، مسلمان نہیں سمجھتا تھا۔ یعنی کاروانوں کو گلیوں کی آسامیوں پر اٹھایا گیا۔ جبکہ انہیں کوٹاہر اقلیت نہ صرف اور مسلمان سے تعلق سمجھتے تھے بلکہ انہوں نے ان کو وہاب اور اقلیت سمجھا دیا تھا۔ یہ بات دہلی میں رہے کہ انگریز سے آزادی کے متروکوں کی مخالفت اس کی غلیہ پڑی کی وجہ سے نہیں تھی اور نہ ہی اس کی نسل کوئی نگہوں کی وجہ سے تھی۔ بلکہ اس کے ٹکڑ اور قانون کی وجہ سے تھی۔ مگر ہم نے اس چیز کو نہ صرف باقی رکھا بلکہ اس کو مالذ کرنے کے لیے مانتوں کے پرچار کھڑے کر دیے۔

تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں سب سے پہلی جماعتی تحریک چلی۔ ۱۹۴۷ء میں کاروانوں کو اقلیت قرار دینے کے لیے تھی۔ مسلمانوں نے یہ سمجھا کہ اب مسلمانوں کی آزادی و مملکت قائم ہو چکی ہے اس لیے ہمارا حق ہے کہ ہر ایک کے ذریعہ پاکستان میں رہے اس کے حق کے مطابق انہیں نوادہ ہائے مگر کاروانی مسلمان نہ ہو کے ہندو پاکستان کی گلیوں کی آسامیوں پر برہمنان ہو گئے۔ اس پر تحریک چلی ہمارے ملازم کی کوشش تھی کہ اس میں حصہ نہ لے کر اس میں ایسے لوگ بھی آگئے ہوں کہ اس کو تشدد کی طرف لے گئے۔ کاروانی بھی چاہتے تھے۔ چنانچہ اس مسلمان مملکت میں نئے مسلمانوں پر اسلام ہی کے نوا کے ملائے ہو لوگوں پر تشدد کیا گیا۔ گویاں پلائی گئیں۔ تاریخ بتاتی ہے جس وقت نئے مسلمانوں پر گویاں پلائی جا رہی تھیں تو تقسیم ہند کے پرہیز ہندوستان کو لوٹنے کے آگے کھڑے ہو جاتے تھے اس پر ہندو پاک لوٹنے کی کوششوں سے گویاں پار کر دیتی تھی۔ کوئی پڑا لے کا یہ قسم کوئی انگریز نہیں دیتا تھا بلکہ مسلمان نام کے حاکم تھے۔ ان لوگوں نے مسلمانوں کے لیے ایک آزادی مملکت حاصل کی تھی مگر نئے رواج و تشدد مسلمانوں پر گویاں پڑانے کا علم دیتے تھے۔ اصل میں مل گراہ پڑا رہی کے ذریعہ انگریز نے اپنے ہندوستان کو اس ملک پر مسلط کیے تھے۔ ان ہندوستان نے انگریز کے نکالنے کو نہ رہے کو چاہی کہ انہیں ہندوستان سمجھا تھا۔ انگریز نے اس ملک کی ایک اور وجہ ہندو عقیدہ و ہندوین سرحد و انت لوگوں کے ہاتھ میں دی تھی۔

وقتہ مختصر کو پھر بھی ہمارے دہلی میں نے حکومت کے خلاف احتجاج نہیں اٹھایا۔ اصل میں جن لوگوں نے آزادی کی جنگ لڑی تھی ان کا مقصد اقتدار حاصل کرنا نہیں تھا۔ چنانچہ انہوں نے تقسیم ہند کے بعد سیاست سے دستبردار ہو کر کاملاً انگریزوں کو ہار دیا تھا۔ یہ نگاہ اب یہاں سیاست کا مقصد حکومت کا حصول تھا

[illegible][illegible][illegible]

$$-\frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} \right) = -\frac{1}{4}$$

”۔ بہت تھک رہا تھا۔ سب سے پہلی بات تو وہ یہ کہہ کر اٹھ گیا کہ میں نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ تم میری جگہ پر جاؤ۔“

۱۔ کہتے ہیں کہ اس سبب سے مراد یہ ہے کہ یہ باتیں کسی مرید سے چھپا کر نہ کہیں
جیتے تو یہ مرید اس سے بیٹھ جائے اور کہے کہ میں نے یہ سنا ہے۔ لیکن یہ بات
میں نے سنی ہے۔ لیکن یہ بات ہے کہ میں نے سنی ہے۔ لیکن یہ بات ہے کہ میں نے سنی ہے۔
لیکن یہ بات ہے کہ میں نے سنی ہے۔ لیکن یہ بات ہے کہ میں نے سنی ہے۔

۱۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔
 ۲۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔
 ۳۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔
 ۴۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔
 ۵۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔
 ۶۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔
 ۷۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔
 ۸۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔
 ۹۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔
 ۱۰۔ کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنے لیے چاہتا ہوں۔

[illegible]

امین مہمیا نہ تہجد سے تہجد طے نہ ہو ہم سب لہو
سب لہو میں طے نہ ہو سب لہو میں طے نہ ہو سب لہو میں طے نہ ہو

کلی فہم کی نسبت پہلے سے وہ چاہے۔ یہ شہرہ کے ہیں مگر میں نے اس سے نام
 لے کر اس کے لئے یہ نام لیا۔ یہ اس کے لئے ہے۔ اس سے جی میں اس کا معلوم
 ہو کر یہ پہلے سے اس کا معلوم ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔

اس کا نام اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔

اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔

اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے۔

جس کی ہر بات میں ایک پیمانہ تھا۔۔۔ لہذا جب اس نے اپنی زندگی کے بارے میں سوچا تو اس نے
پیش روؤں کے نظریات کو اپنا لیا۔ وہ بتاتا تھا کہ انسان کی زندگی کا مقصد صرف دنیاوی کاموں
کا انجام دینا نہیں ہے بلکہ اللہ کے سامنے جواب دہی ہے۔

پانچویں باب: تعلقات میں اللہ کی قربت۔ یہ باب اس کی زندگی کے بارے میں ایک نیا دور
کھولتا ہے۔ اس نے اللہ کی قربت کو محسوس کیا اور اس کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوا۔

اس باب میں وہ اپنے تعلق کے بارے میں لکھتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اللہ کے ہاتھ میں
دیکھتا ہے اور اس کی قربت کو محسوس کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اللہ کے سامنے
پیش کرتا ہے اور اس کی قربت کو محسوس کرتا ہے۔

یہ باب اس کی زندگی کے بارے میں ایک نیا دور

کھولتا ہے۔ اس نے اللہ کی قربت کو محسوس کیا اور اس کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوا۔

تعلقات میں اللہ کی قربت۔ یہ باب اس کی زندگی کے بارے میں ایک نیا دور
کھولتا ہے۔ اس نے اللہ کی قربت کو محسوس کیا اور اس کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوا۔

تعلقات میں اللہ کی قربت

یہ باب اس کی زندگی کے بارے میں ایک نیا دور

1. اللہ کی قربت۔ یہ باب اس کی زندگی کے بارے میں ایک نیا دور

کھولتا ہے۔ اس نے اللہ کی قربت کو محسوس کیا اور اس کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوا۔

یہ باب اس کی زندگی کے بارے میں ایک نیا دور

دہاتا ہے۔ اس نے اللہ کی قربت کو محسوس کیا اور اس کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوا۔

یہ باب اس کی زندگی کے بارے میں ایک نیا دور

کھولتا ہے۔ اس نے اللہ کی قربت کو محسوس کیا اور اس کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوا۔

2. اللہ کی قربت۔ یہ باب اس کی زندگی کے بارے میں ایک نیا دور

کے متاثر یا رہا۔ " یہ بات ثابت ہو گئی۔

3۔ امام نے کئی بار غیب سے بیٹ کے لئے لوہے کے تھیلے میں شمالی
تھیلے پانچ اوروں کا نام لکھا۔ " امام نے کہا کہ "تمہارے بیٹے کا نام
تو بیٹے کے لئے ہے۔ (اس بار میں 134)

4۔ بیٹے کے لئے "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

5۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

1۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

2۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

3۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

4۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

5۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

6۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

7۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

8۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

9۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

10۔ امام نے "ب" میں سے بیٹے کے لئے تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے
کا نام لکھا۔ "ب" میں سے کئی کئی تھیلے میں سے بیٹے کے لئے تھیلے

حکم فرما دیا کہ اس کو سزا دی جائے۔ لیکن اس نے فوراً ہی
 اس کو معاف کر دیا۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔
 اس نے اس کو معاف کر دیا۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔

حدیث کی روشنی میں

1. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو معاف کر دے
 اس کو معاف کر دے۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔
 اس نے اس کو معاف کر دیا۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔

2. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو معاف کر دے
 اس کو معاف کر دے۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔
 اس نے اس کو معاف کر دیا۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔

3. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو معاف کر دے
 اس کو معاف کر دے۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔
 اس نے اس کو معاف کر دیا۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔

4. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو معاف کر دے
 اس کو معاف کر دے۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔
 اس نے اس کو معاف کر دیا۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔

5. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو معاف کر دے
 اس کو معاف کر دے۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔
 اس نے اس کو معاف کر دیا۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔

6. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو معاف کر دے
 اس کو معاف کر دے۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔
 اس نے اس کو معاف کر دیا۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔

7. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو معاف کر دے
 اس کو معاف کر دے۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔
 اس نے اس کو معاف کر دیا۔ اور اس کو سزا دی کہ اس کو سزا دی جائے۔

ابن اویس جو مع الکلم

وہ کہتے تھے آپ کو اے نبی! ہم نے اپنے نام سے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔
کیا تم نے ان سے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں؟ یہ کہتے تھے کہ ہاں۔
ابن اویس نے کہا:

اد صبح الامام

سب باتیں سنا کر سنا گیا۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔
ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔
ابن اویس نے کہا:

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

ابن اویس نے کہا: ہاں، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کئی چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

اقتصادی و مالیاتی سہولیات کے لیے مقرر کردہ پندرہ سالہ عرصہ کے لیے

ہمیں یہ سب ملے؟ ہمارے قابل فکروں کا یہ لڑکھٹایا ہے۔

[illegible]

ہاں، سے چھوڑ دیا۔ اس کے بعد میں سڑکوں پر چلنے لگا۔
 بہت دیر ہوئی۔ میں نے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے؟
 میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے کیا کیا ہے؟
 میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے کیا کیا ہے؟
 میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے کیا کیا ہے؟

[illegible]

[illegible][illegible]

۱۔ افسر کے عہدے پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔
۲۔ ریاست پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔
۳۔ ریاست پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔
۴۔ ریاست پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔
۵۔ ریاست پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔
۶۔ ریاست پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔
۷۔ ریاست پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔
۸۔ ریاست پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔
۹۔ ریاست پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔
۱۰۔ ریاست پر پہنچنے کے بعد اس کا قدم ریاست پر ہوتا ہے۔

[illegible]

Deutonomy ۱۰: ۱۰-۱۲

تو کہنے لگا کہ آپ کس سے مراد کرتے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے کہا ہے۔

ہے چہ گھر میں بیٹھ جیہ جہ ماں ہے یہ سناؤں ہے جہ ماں جیہ یہ سناؤں
 میں پڑا جائے جہ ماں ہے وہ شہر و ملک کے گھر میں پڑا جائے جہ ماں ہے۔
 شہر یا قصبہ میں یہ جامعہ کے محدثین یا ماہر آدمی یا نوجوان تھے جہ اس
 شہر یا قصبہ میں وہ جامعہ کے محدثین یا ماہر آدمی یا نوجوان تھے جہ اس
 کی یاد و لوح میں تھے جہ ماہر آدمی یا نوجوان تھے جہ اس
 کی یاد و لوح میں تھے جہ ماہر آدمی یا نوجوان تھے جہ اس

یہ تقریریں وقت میں تھیں چہ جامعہ

اس یاقوتی مکتبہ کی۔ شہر و ملک میں۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے
 مکتبہ و قریب قریب ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے
 یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے

یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے
 اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے

سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے
 اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے

یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے
 اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے

یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے

یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے

روضہ اقدس پر حاضری کے وقت آپ کے یہ مرتبہ اللہ اکبر یا نبی صلی علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں رحمت کے بے پناہ مستر دانی
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب حسن و خوبی کے ہیں کون دانی
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی جوتے ہیں گے زبیر خیر دانی
 وہ طوع و کرہ سے کچھ بھی نہ کرے گا نہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم
 وہ دانی دانی دانی دانی کے خود بخود گئے
 جس نے دیکھا آپ کا رونے خود دانی صلی اللہ علیہ وسلم
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دم سے کچھ ہے آدمیت کو دہر
 آدمی دہر کا ایک منی کا کچھ دانی
 دانی صلی اللہ علیہ وسلم جتنی محبت کی کسی نے آپ سے
 اس قدر دل سے کیا اس کا خود دانی صلی اللہ علیہ وسلم
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہر سے جوتے رہے یہ نیناب
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے کیا خوش قدر دانی
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب بنے ہوں گے اللہ کا حکم
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے ساقی تنہم و کثر دانی
 ایک کثر کثر کثر کثر کثر دانی
 انکا ہے یہ میری بارہ و تری دانی صلی اللہ علیہ وسلم
 پھر اے کثر و کثر و کثر دانی
 دہیان رکھنے کا ایسی کا روز کثر دانی صلی اللہ علیہ وسلم

(سید امین گیلانی)

تھا، جو کہ افغانستان کے ساتھ ملتا تھا۔ اور افغانستان میں مذہب شناس اور مذہب کے احترام کرنے والوں کی اکثریت بر حکومت تھی۔ نیز اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یہاں پر مسلمان کفر مذہبی ہر کثیر اعداد میں موجود تھے۔ یہاں پر سکھوں کا رواج تھا سکھوں کی حکومت پشاور سے بھی آگے تک تھی۔ یہ سارا حاکم پنجاب کہلاتا تھا۔ (۱۹۱۰ء) میں مرحدی حاکم کو پنجاب سے علیحدہ کر کے اس کا امام مسوہم حد رکھا گیا۔ حضرت سید صاحب کی یہ جنگ بھار سکھوں کے خلاف تھی مگر اصل میں اس خط کو حاصل کر کے انگریز کے خلاف مرکز بنانا تھا۔ یعنی سکھوں کی طاقت توڑ دی جائے اور اپنی طاقت دیا کر انگریز سے ہم پور جنگ کی جائے۔ مگر وہاں کے خواہشیں کی نڈاری نے کام لکھایا اور حضرت سید احمد راجع جماعت کے شہید کر دیئے گئے۔ اس معر کے میں اگرچہ حضرت سید احمد شہید ہوئے مگر ان کی جماعت کو کافی ہونی مگر یہ کافی ہندوستان کے حریت پسند مسلمانوں میں آزادی کی آگ لگائی۔

یہ بات ذہن میں رہے کہ ان دنوں مسلمانوں کے علاوہ کسی دوسری قوم نے انگریز کے خلاف علم جہاد بلند نہیں کیا اس لیے کہ اقدار مسلمانوں سے چھینا جا رہا تھا، ہندو دیا سکھ قوم سے لیں، اس لیے دوسری قوموں کو اس سے دلچسپی نہیں تھی۔

۱۸۵۷ء کو اہلک یونی کے شہر میں خود سے فوجیوں نے بغاوت کر دی۔ جس کی وجہ سے پورے ہندوستان میں یہ جنگ پھیل گئی اور اس کو جنگ آزادی کا نام دیا گیا۔ اور اس کا مرکز دہلی کو قرار دیا گیا۔ دہلی میں چونکہ مسلمانوں کی اکثریت ہوتی تھی، اس لیے اس کا مرکز بہت قریب قرار دیا گیا۔ ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے فوجیں دہلی پہنچنا شروع ہو گئیں۔ کوہ دارا کے مراکز کو لے لیے گئے۔ حضرت سید احمد شہید کے حاکم رائے دہلی سے فوجی جماعت کر کے جلال پور کی قیادت میں دہلی پہنچی تھی۔ پنجاب کی تمام فوجی دستہ حضرت مولانا عبدالحق دارلہ دہلی نوئی کی قیادت میں دہلی پہنچے۔ مولانا عبدالحق دارلہ دہلی نوئی نے سب سے پہلا کام انگریز حکومت کے خلاف "فتوئی فریضہ جہاد" کی تحریک شروع کی، اور جلال پور کی قیادت میں دہلی میں دہلی کے ملا کو بلا کر اس فتوئی پر ملاحظہ کرائے۔ (اس کی تفصیل مولانا محمد حسین بنالوی کے رسالہ "اشادہ السنہ" جلد پانچ میں موجود ہے) اس کے علاوہ مقامی طور پر بھی انگریز حکومت کے خلاف جنگ شروع ہو گئی۔ مولانا میں حضرت مولانا محمد کامرانوئی، سنگھو میں حضرت مولانا رشید احمد سنگھو، شالہ میں حضرت حاجی احمد اللہ مہاجر کی، وغیرہ نے میدان جہاد کو آباد کیا۔ مگر یہ جنگ آزادی کا کام ہوتی۔ اس لیے کہ اس دور میں بھی میر جعفر میں اور میر صادقوں نے تھیں یوں کے قریب بھر پور کردار ادا کیا اور اپنی تجویزیاں

MONTHLY
MAGAZINE

Millia
JAMIA MILLIA ISLAMIA

FAISALABAD
PAKISTAN
Reg:M # FD-16

MOHALLAH KHALSA COLLEGE FAISALABAD Ph:041-8711569
E-mail: milliafsd@hotmail.com Fax # 041-8724335

جامعہ ملیہ اسلامیہ

اعلان داخلہ

تاریخ داخلہ برائے طلباء 6 شوال

حصہ اول درجہ اولیٰ داخلہ جاری ہے

انگلش لینگویج، عربی لینگویج اور
کمیونٹی تعلیم کا خاص اہتمام

میٹرک مع درجہ اولیٰ
درجہ حفظ

درجہ رابعہ، درجہ ثالثہ، درجہ ثانیہ
درجہ اولیٰ، درجہ متوسطہ

وفاق المدارس کے نصاب کے ساتھ بی اے تک تعلیم کا انتظام

درجہ حفظ اور گردان میں طلباء کا داخلہ جاری ہے

تاریخ داخلہ برائے طالبات 9 شوال

داخلہ برائے طالبات

شعبہ کتب کے تمام درجات (عامہ، خاصہ، عالیہ، عالیہ) میں ہوگا
درجہ حفظ اور گردان میں طالبات کا داخلہ جاری ہے
نوٹ: داخلہ صرف شری طالبات کا ہوگا

جامعہ کے شعبہ جات

برائے طالبات

درجہ کتب

عامہ، خاصہ، عالیہ اور دورہ حدیث شریف

وفاق المدارس کے نصاب کے ساتھ بی اے تک تعلیم

برائے طلباء

درجہ کتب

درجہ حفظ

4 سالہ نصاب میں حفظ کے ساتھ پرائمری تک تیاری

درجہ حفظ

4 سالہ نصاب میں حفظ کے ساتھ 8 تک تیاری

محکمہ خالصہ، کالج، فیصل آباد

041-8711569-03009657076

مولانا جلیل الرحمن ایم اے ایم اے جامعہ ملیہ اسلامیہ